حکمتِ سیّد مودودیؒ

مولانا مودودیؒ اور اقبال کی فکری یکسانی

مرتبہ: قاری عبدالحمید - ایم - اے

ترجمانِ حقیقت علّامہ اقبال

مسلمان ہونے کی حیثیت سے انگریز کی غلامی کے بند توڑنا اور اس کے اقتدار کا خاتمہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس آزادی سے ہمارا مقصد یہی نہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں، بلکہ ہمارا اوّل مقصد یہ ہے کہ اسلام قائم رہے اور مسلمان طاقت ور بن جائے۔ اس لیے مسلمان کسی ایسی حکومت کے قیام میں مددگار نہیں ہو سکتا، جس کی بنیادیں انہی اصولوں پر ہوں، جن پر انگریزی حکومت قائم ہے۔ ایک باطل کو مٹا کر دوسرے باطل کو قائم کرنا چہ معنی دارد؟

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کلیتہً نہیں تو ایک بڑی حد تک دارالاسلام بن جائے۔ لیکن اگر آزادیٔ ہند کا نتیجہ یہ ہو کہ جیسا دارالکفر ہے ویسا ہی رہے یا اس سے بھی بدتر بن جائے تو مسلمان ایسی آزادیٔ وطن پر ہزار مرتبہ لعنت بھیجتا ہے۔ ایسی آزادی کی راہ میں لکھنا، بولنا، روپیہ صرف کرنا، لاٹھیاں کھانا، جیل جانا، گولی کا نشانہ بننا سب کچھ حرام اور قطعی حرام سمجھتا ہے۔

حوالے:

۱- روزنامہ احسان، لاہور بابت ۹ر مارچ ۱۹۳۸ء

۲- مقالاتِ اقبال، مرتبہ سیّد عبدالواحد معینی ص ۲۴۷

۳- اقبال کا سیاسی کارنامہ، از محمد احمد خاں ص ۵۹۲

۴- اقبال کے نثری افکار، مرتبہ عبدالغفار شکیل۔ مضمون ؛ اسلام اور قومیت۔

(۲)

مفکرِ اسلام مولانا مودودیؒ

مسلمان ہونے کی حیثیت سے انگریزی غلامی کے بند توڑنا ضرور آپ کا فرض ہے۔ مگر کسی ایسی حکومت کے قیام میں مددگار بننا آپ کے لیے ہرگز جائز نہیں، جس کی بنیاد انہی اصولوں پر ہو جن پر انگریزی حکومت کی بنیاد قائم ہے۔ عام اس سے کہ وہ وطنی حکومت ہو یا غیر وطنی۔ آپ کا کام باطل کو مٹا کر دوسرے باطل اور بدتر باطل کو قائم کرنا نہیں ہے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری منزل مقصود محض آزادی ہی نہیں ہے بلکہ ایسی آزادی ہے جس کی وجہ سے ہندوستان میں اسلام نہ صرف قائم رہے بلکہ عزت اور طاقت والا بن جائے۔ آزادیٔ ہند ہمارے نزدیک مقصود بالذات نہیں ہے، بلکہ اصل مقصد کے لیے ایک ضروری اور ناگزیر وسیلہ ہونے کی حیثیت سے مقصود ہے۔ ہم صرف اس آزادی کے لیے لڑنا چاہتے ہیں، بلکہ صحیح تر یہ ہے کہ اپنے مذہب کی رُو سے لڑنا فرض جانتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ یہ ملک کلیۃً نہیں تو ایک بڑی حد تک دارالاسلام بن جائے لیکن اگر آزادیٔ ہند کا نتیجہ یہ ہو کہ یہ جیسا دارالکفر ہے ویسا ہی رہے یا اس سے بدتر ہو جائے تو ہم بلا کسی مداہنت کے صاف صاف کہتے ہیں کہ ایسی آزادیٔ وطن پر ہزار مرتبہ لعنت ہے اور اس کی راہ میں بولنا، لکھنا، روپیہ صرف کرنا، لاٹھیاں کھانا اور جیل جانا سب کچھ حرام اور قطعی حرام ہے۔

(بشکریہ ایشیا۔ ۲۴ اپریل ۱۹۸۳ء)

حوالے:

۱۔ ماہنامہ ترجمان القرآن۔ اشارات اپریل ۱۹۳۷ء

۲۔ مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش، حصہ اول، طبع اول فروری ۱۹۳۸ء ص ۳۵، ۴۳۔

۳۔ تحریک آزادیٔ ہند اور مسلمان حصہ اول، طبع نہم ص ۶۳، ۶۸۔